السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(جانوروں کی مصنوعی نسل کشی جائز ہے یا ناجائز؟ جانوروں کو انجکشن کے ذریعے حاملہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (محمد ناصر منجاکوٹی دربند) (۱۰ نومبر ۱۹۹۵ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جانوروں کی نسل کشی کا بظاہر جواز ہے۔ بشرطیکہ دوسری جنس کے سلسلہ نسل کو کلی طور پر نیست ونابود یا صریح نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خچر کا تذکرہ بطورِ امتنان واحسان فرمایا ہے:

وَالخَيلَ وَالبِغالَ وَالحَميرَ لِتَركَبوها وَزينَةً ۸ ... سورة النحل

''یعنی گھوڑے، خچر، گدھے، سواری کے لیے اور تمہاری زینت کے لیے ہیں۔''

یعنی گھوڑوں، خچروں، اور گدھوں کی پیدائش کا مقصد ہی زینت اور سواری ہے۔

پھر یہ بات معروف ہے کہ خچر کی اپنی کوئی نسل نہیں وہ محض گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے معرض وجود میں آتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ وغیرہ نے آٹھ احادیث بیان فرمائیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی خچر پر سواری کرنے کی تصریح موجود ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ گدھے اور گھوڑے کے درمیان اختلاط ممنوع نہیں کیوں کہ اگر ممنوع ہوتا تو خچر پر سواری بھی جائز نہ ہوتی۔ جب سواری جائز ہے تو یہ فعل ممنوع نہیں۔

باقی رہیں وہ حدیثیں جن سے اس کی ممانت ظاہر ہوتی ہے جیسے ابوداؤد کی وہ روایت جس میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو خچر ہدیہ میں ملا۔ آپ نے اس پر سواری کی پھر علی رضی اللہ عنہ (نے کہا کہ اگر ہم نے گدھے اور گھوڑی کی جفتی کرائی ہوتی تو اسی طرح ہمارے پاس بھی خچر ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نادان لوگ ایسا کرتے ہیں۔ (سنن أبی داود، بابٌ فِی کَرَاہِیَۃِ الْحُمُرِ تُنْزَی عَلَی الْخَیْلِ، رقم: ۲۵۶۵

نیز شرح ''معانی الآثار'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (اہل بیت کو) دوسروں سے تین باتوں میں ممتاز بتایا۔ اسباغ الوضوئ (اچھی طرح سے وضوء کرنا) صدقہ کا مال نہ کھانا اور گھوڑی اور گدھے کے درمیان جفتی نہ کرانا۔ علامہ عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا جواب تین طریقے سے دیا گیا ہے۔

اولاً: یہ کہ علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ممانعت نہیں آئی ہے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو بے خبر ہیں۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو بے علم اور جاہل ہیں اور یہ کہ یہ کام اہل علم اور سادات کا نہیں کہ وہ اس کام میں وقت صرف کریں۔ اس معنی میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان ہوئی ہے۔ یعنی یہ ممانعت کا حکم صرف ہاشمیوں کے ساتھ خاص ہے۔ دوسرے تمام لوگ اس حکم میں شامل نہیں یعنی انھیں رخصت ہے۔ اہل بیت کو صرف تین چیزوں میں دوسروں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ ایک اسباغ الوضوئ، یعنی ہر عضو کو تین بار ضرور دھوئیں جب کہ دوسرے (غیر ہاشمی) اگر ایک ایک دو دو بار بھی دھولیں تو مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ صدقہ نہیں کھاتے اور گھوڑے گدھے میں جفتی نہیں کراتے۔ یہ حکم ہاشمیوں کے لیے ان کے شرفِ شان کی وجہ سے ہے کسی معصیت کی وجہ سے یہ تخصیص نہیں۔ اگر اس میں معصیت کو دخل ہوتا تو ہاشمیوں کی تخصیص نہ ہوتی کہ اوامر و نواہی میں امت محمدیہ برابر ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ گھوڑے اور گدھے کی جفتی کرانا اور اسباغ الوضوء نہ کرنا ہاشمیوں کی علوِشان کے خلاف ہے۔ غیر ہاشمی اس حکم سے الگ ہیں۔ ہاشمیوں کے لیے ان تینوں باتوں کا حکم ان کی شان کی وجہ سے باقی ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے۔

ثانیاً: یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے قول ''یہ کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ جو یہ کام کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ گھوڑوں کے استعمال میں کتنا اجر ہے۔ جو خچروں وغیرہ کے استعمال میں نہیں اگر انھیں اس کے صحیح اجر کا پتہ ہوتا تو کبھی بھی خچروں کی طرف راغب نہ ہوتے۔ گھوڑوں سے لگاؤ اور اس سے رغبت سے متعلق بہ کثرت حدیثیں آئی ہیں۔ ان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ دو حدیثیں بڑی مشہور ہیں جو صحاح ستہ میں موجود ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھوڑوں سے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں کسی کے لیے باعث اجر ہیں اور کسی کے لیے باعثِ زینت اور کسی کے لیے وبالِ جان اور ہلاکت خیز۔ پھر لوگوں نے گدھے سے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا گدھے کے فائدے سے متعلق۔ اس آیت کے علاوہ مجھ پر اور کچھ نازل نہیں ہوا:

فَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ خَيرًا يَرَهُ ٧ وَمَن يَعمَل مِثقالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ٨ ... سورة الزلزال

(جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اس کا اجر پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی اسے بھی دیکھے گا۔)

یہ حدیث صحاح ستہ میں مذکورہ ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے کے ساتھ شغف میں قیامت تک بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ حدیث بھی صحاح وسنن میں موجود ہے۔

امام طحاوی ''شرح معانی الآثار'' میں لکھتے ہیں اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ ''نادان ایسا کرتے ہیں۔'' تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے کے حصول اور اس کے استعمال میں جو اجر اور فائدہ ہے وہ خچر میں نہیں۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے کے فوائد بہت ہیں۔ بہ نسبت خچر کے جو گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے نادان لوگ حاصل کرتے ہیں۔ گویا وہ ایسی چیز پر توجہ نہیں کرتے جس میں اجر ہے بلکہ ایسی چیزوں پر توجہ دیتے ہیں جس میں اجر نہیں۔

ثالثاً: یہ کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بنی ہاشم کے پاس گھوڑے بہت کم تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے یہ فرمایا تاکہ خچر کے مقابلے میں گھوڑے کی نسل پر توجہ دی جائے اور اس طرح ان کی افزائش ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے ''شرح معانی الآثار'' میں عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے (اہل بیت کے لیے) تین باتیں خاص کردی ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم صدقہ نہ کھائیں۔ اچھی طرح وضوء کریں اور گھوڑے اور گدھے کی جفتی نہ کرائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میری عبد اللہ بن حسن سے ملاقات ہوئی۔ آپ بیت اللہ کا طواف فرمارہے تھے۔ میں نے ان سے باتیں کیں۔ انھوں نے اس کی تصدیق کی اور کہا بنی ہاشم چاہتے تھے کہ گھوڑے کی نسل بڑھے۔ عبد اللہ بن حسن کی توجیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے اور گدھے کی جفتی کرانے کو حرام نہیں قرار دیا تھا۔ بلکہ گھوڑی کی قلت کی (وجہ سے یہ بات کہی تھی پھر جب یہ علت دور ہوگئی تو اس سے کوئی چیز مانع نہ رہی۔ نیز یہ کہ اس عمل سے صرف بنی ہاشم کو روکا گیا ہے یعنی دوسروں کے لیے یہ عمل مباح ہے۔ (فتاویٰ عظیم آبادی، ص: ۳۲۶تا۳۳۰

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 630

محدث فتویٰ